ریشل کارسن

ایک خاموش مگر انقلاب آفریں آواز

فلیس میک انٹوش

کسی کے گوشۂ خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ سادہ مزاج سائنسداں اور سابقہ سرکاری عہدے دار، ریشل کارسن کا شمار دیکھتے ہی دیکھتے جدید امریکہ کی موثر ترین خواتین میں ہونے لگے گا۔ فطرت سے والہانہ محبت اور تحریر کا شوق فراواں، تاحیات کارسن کے رفیق سفر رہے۔ یہی وہ عوامل تھے جن کے سبب ان کی کتاب "سائلنٹ اسپرنگ" ۱۹۶۲ میں منظر عام پر آئی۔ اس کتاب نے امریکی عوام میں ماحولیات کے تئیں وہ شعوری بیداری پیدا کی جس کے نتیجے میں فطرت کے تخلیقی زاروں کو کیمیاوی تخریب سے بچانے کی فقید المثال قومی کوششیں شروع ہوئیں۔

ایک تربیت یافتہ سائنسداں کی حیثیت سے، کارسن نے وباکشوں کے طویل مدتی خطرات کے بارے میں اپنے تاثرات کو انتہائی محنت سے قلمبند کیا وہیں دوسری جانب ایک ماہر اہل قلم کی حیثیت سے انہوں نے سہل اور عام فہم زبان میں لوگوں کو ان خطرات سے باخبر کیا۔

ریشل کارسن، ایک صدی قبل مغربی پنسلوانیا کے ایک چھوٹے سے قصبے میں پیدا ہوئی تھیں۔ گو کہ وہ ساحل سمندر سے بہت دور پروان چڑھیں لیکن انہیں یاد تھا کہ بچپن سے ہی "انہیں ہر اس شے سے اشتیاق تھا جس کا تعلق سمندر سے ہو۔" اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی عزم کر رکھا تھا کہ ایک نہ ایک دن وہ اہل قلم بنیں گی۔

پنسلوانیا کالج برائے نسواں سے انہوں نے جونیئر سالوں میں انگلش کی تعلیم حاصل کی لیکن اس کے بعد وہ علم حیات کی جانب مائل ہوگئیں۔ ان کا یہ قدم انتہائی جرأت مندانہ تھا کیوں کہ اس زمانے میں چند ہی عورتیں سائنس کے میدان میں جانے کی ہمت کر پاتی تھیں۔ جونز ہوپکنز یونیورسٹی سے امتیازی شان سے گریجویشن کرنے کے بعد انہوں نے ۱۹۳۲ میں بحری حیاتیات میں ماسٹر ڈگری حاصل کی۔ یونیورسٹی آف میری لینڈ میں تدریس کے دوران، کارسن موسم گرما کی تعطیلات میساچوسٹس میں واقع ووڈز ہول میرین بایولوجیکل لیبوریٹری میں مطالعہ میں گزارا کرتی تھیں۔ یہیں پہلی بار انہوں نے اپنا محبوب سمندر دیکھا۔

انہوں نے اپنے سول سروس کیریر کی ابتدا بیورو آف فشریز کے لئے سائنسی ریڈیائی مضامین کی تحریر سے کی۔ ۱۹۳۶ میں انہیں بحری ماہر حیاتیات کے عہدے کی پیش کش کی گئی۔ اس پیشہ ورانہ منصب پر فائز ہونے والی وہ دوسری خاتون تھیں جن کی خدمات کسی ایجنسی نے حاصل کی تھیں۔ کارسن وفاقی حکومت میں ۱۵ سالوں تک ماحولیاتی تحفظ اور قدرتی وسائل پر تعلیمی مضامین لکھتی اور سائنسی مضامین کی ایڈیٹنگ کرتی رہیں۔ ۱۹۵۲ میں اپنی سبکدوشی کے وقت تک وہ یو ایس فش اینڈ وائلڈ لائف سروس کی اشاعتوں کی مدیر اعلیٰ بن چکی تھیں۔

سرکاری ملازمت کے دوران بھی، کارسن سمندر سے اپنی والہانہ محبت کے بارے میں اپنے طور پر مسلسل لکھتی رہیں۔ ۱۹۴۱ میں، ان کی پہلی کتاب "انڈر دی سی ۔ وِنڈ" زیور طبع سے آراستہ ہوئی ۔ یہ کتاب در اصل، سمندر اور اس کے ساحلوں پر بقاء زندگی کے لئے جاری جدوجہد کے بارے میں ایک ماہر فطرت کے تاثرات پر مبنی ہے۔ ان کی ایک دوسری تصنیف "دی سی اراؤنڈ اُس" کا شمار مقبول ترین اور بے حد فروخت ہونے والی کتابوں میں ہوتا ہے۔

اپنی کتابوں کی مالی کامیابی کے سبب کارسن نے سرکاری ملازمت کو خیرباد کہا اور مین کے ساحل پر ایک چھوٹا سا گھر بنالیا۔ سمندر پر اپنی تحقیق کے سلسلے میں وہ ایک بار ایک ٹرالر کے ذریعے میساچوسٹس کے ساحل سے دور واقع جورجز بینکس کے ماہی گیری علاقے کے تلاطم خیز سمندر تک چلی گئیں۔ ان کی ایک دوسری شاہکار تصنیف "دی ایج آف دی سی" ۱۹۵۵ میں شائع ہوئی جو آبی زندگی پر ایک معلوماتی گائڈ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اگرچہ ان کی بیشتر تحریریں سمندر پر مرکوز ہیں لیکن کارسن ایک عرصہ دراز سے، کیمیاوی وباکشوں کے بے حد استعمال سے ہونے والی ماحولیاتی تباہی کے بارے میں فکرمند رہی ہیں۔ ۱۹۴۵ کے اوائل میں انہوں نے ریڈرز ڈائجسٹ میگزین کو وباکش کی جانچ کے بارے میں ایک مضمون بغرض اشاعت پیش کیا تھا جو شائع نہ ہوسکا۔ ڈی ڈی ٹی اور دیگر وباکش کیمیاوی مادّوں کے خطرات دن بدن بڑھتے جارہے تھے۔ ان ہی ایام میں، ۱۹۵۸ میں، انہیں کیپ کوڈ، میساچوسٹس کے دوستوں کی جانب سے ایک مراسلہ ملا جس میں ان کی توجہ اس امر کی جانب دلائی گئی تھی کہ ڈی ڈی ٹی کے چھڑکاؤ کی وجہ سے ان کی نجی زمینوں پر کس طرح چڑیوں کی ایک کثیر تعداد ہلاک ہورہی ہے۔

انہوں نے ان خطرات سے عوام کو باخبر کرنے کا عزم کیا اور اس کے باوجود کہ اس موضوع پر ان کے مضمون کی اشاعت سے ایک رسالے نے انکار کردیا تھا، وہ اپنی کتاب "سائلنٹ اسپرنگ" کی تیاری میں ہمہ تن مشغول ہوگئیں۔ آئندہ چار سالوں تک انہوں نے اپنی کتاب کے لئے زبردست تحقیق و جستجو کی۔ انہیں خوب اندازہ تھا کہ کیمیکل کمپنیاں سخت تنقید کریں گی۔ اسی لئے انہوں نے ۵۵ صفحات پر مشتمل ماخذ اور ان کے مسودے پر نظر ثانی کرنے والے ماہرین کی ایک طویل فہرست بھی منسلک کردی تھی۔

جب ۱۹۶۲ کے موسم گرما میں، ان کی کتاب کی پہلی قسط نیویارکر رسالے میں شائع ہوئی تو حسب توقع، کیمیکل کمپنیوں نے بہت واویلا کیا اور انہیں ایک "جنونی عورت" قرار دیا۔ کتاب چشم زدن میں مقبول خاص و عام ہوگئی خاص طور پر ان کے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو کے بعد اسے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ انٹرویو ایک بڑے ٹیلی ویژن نیٹ ورک نے وباکش کیمیاوی مادّوں کے مضر اثرات کے تعلق سے لیا تھا جس میں کارسن نے انتہائی مدلل انداز میں اپنا نظریہ پیش کیا۔

ٹی وی کے پردۂ سیمیں پر ظاہر ہونے اور انٹرویوز کے علاوہ کارسن نے متعدد پارلیمانی کمیٹیوں کے سامنے مستند و مدلل انداز میں اپنی تجاویز رکھیں اور ایک "پریسیڈنشل" یا ایسی انضباطی ایجنسی کے قیام کی سفارش کی جو انسانوں اور ماحولیات دونوں کو کیمیاوی خطرات سے محفوظ رکھ سکے۔

سات سالوں بعد، ۱۹۷۰ میں، کانگریس نے ایک ایجنسی برائے تحفظ ماحولیات قائم کی جس کا سہرا "سائلنٹ اسپرنگ" کے ذریعے برپا کی گئی ماحولیاتی تحریک کے سر بندھتا ہے۔ ۱۹۷۲ میں، حکومت نے ڈی ڈی ٹی پر پابندی عائد کردی۔ لیکن چند ہی لوگ اس راز سے واقف ہیں کہ جب ریشل کارسن سائلنٹ اسپرنگ کی تصنیف میں منہمک تھیں اور اس کتاب کی اشاعت سے پیدا شدہ تنازع کو برداشت کررہی تھیں، اس وقت وہ پستان کے کینسر سے ایک ہاری ہوئی جنگ لڑ رہی تھیں۔ اپریل ۱۹۶۴ میں، ۵۶ سال کی عمر میں ان کا انتقال واشنگٹن ڈی سی سے تھوڑے فاصلے پر واقع سلور اسپرنگ، میری لینڈ میں اپنے گھر میں ہوگیا۔ شومئی قسمت سے انہیں یہ نہ معلوم ہوسکا کہ ان کی قلمی کاوشات کی وجہ سے ایک دور آفریں قانون وجود میں آچکا ہے۔ ۱۹۶۲ میں، انہوں نے اپنے ایک دوست کو انکسارانہ لب و لہجے میں لکھا تھا "اب مجھے یقین ہے کہ میں نے ایک چھوٹی سی خدمت انجام دی ہے۔ ایک کتاب مکمل انقلاب برپا کردے، ایسا خیال حقیقت کے منافی ہوگا۔" کارسن کی ایک سوانح نگار لنڈا لیئر نے اپنے احساسات قلمبند کرتے ہوئے لکھا ہے، "ذاتی حملوں کے درمیان اور جاں لیوا بیماری سے دوچار ہونے کے باوجود ریشل کارسن نے یہ ثابت کر دکھایا کہ فرد واحد بھی ایک انقلاب برپا کرسکتا ہے۔"

فوٹو بشکریہ نیشنل

ریشل کارسن کی کتاب سائلنٹ اسپرنگ کلکتہ اور چنئی کی امریکن لائبریری میں دستیاب ہے۔

فلیس میک انٹوش نیشنل وائلڈ لائف رسالے کے سابق مدیر معاون ہیں جو اکثر و بیشتر صحت کے موضوعات پر لکھتے رہتے ہیں۔